

ہے، اور اس نظام کے زیر سایہ ترقی کے مدارج تیزی سے طے ہو سکتے ہیں۔
عالم اسلام کے رہنماؤں پر لازم ہے یہودیوں کی فریب کاریوں اور بینک سسٹم کو سمجھ لیں، کیونکہ اس سسٹم کو یہودیوں نے ہی شروع کیا اور نتیجہ میں پوری دنیا میں سودی کاروبار کا رواج ہوا۔
یہودیوں اور صہیونیوں کی سازش یہ ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے سرمایہ کی گردش روک کر چند ہاتھوں میں سمیٹ دیا جائے، یہی بڑی بڑی کمپنیوں کے حصص کے خریدار اور بڑے بڑے بینکوں کے مالک ہیں۔ یہ غیر یہودیوں سے سود کھانا ثواب سمجھتے ہیں۔
علمائے دین کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ تمام مسلمانوں کے اندر قومی حمیت اور آگاہی کی لہر بیدار کریں۔ اور مسلم حکام کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ مختلف ملکوں اور شہروں میں ایسے اسلامی بینک قائم کریں جہاں سود کا لین دین مطلق نہ کیا جائے، بلکہ ان کا خرید و فروخت، شرکت اور قرض دیگر ایسے ذرائع سے ہوتا ہو جو کہ شریعت اسلامیہ میں جائز ہو اور ان سے عام انسانوں کی بھلائی اور فلاح بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کو اسلامی نظام زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین



حرکت میں برکت

- ☆ ہر منزل میں کوئی نہ کوئی کاغذ ضرور ہوتا ہے۔
 - ☆ ہر کانٹا اپنے اندر کوئی نہ کوئی راز پوشیدہ رکھتا ہے۔
 - ☆ ہر راز میں کوئی نہ کوئی امتحان انگڑائیاں لیتا ہے۔
 - ☆ ہر امتحان میں کوئی نہ کوئی تجربہ ضرور ہوتا ہے۔
 - ☆ ہر تجربے سے کوئی نہ کوئی سبق ضرور حاصل ہوتا ہے۔
 - ☆ ہر سبق میں ایک جستجو کروٹ بدلتی ہے۔
 - ☆ ہر جستجو کسی حرکت کی ابتدا اکابا عث بنتا ہے۔
 - ☆ ہر ابتدا اسے چند مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
 - ☆ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔
- (ابرہیم اشرف بلتستانی۔ جامعہ اہل بکر کراچی)

قسط: 2

آئینہ اہلحدیث

عبدالرشید انصاری

امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے ”کسی کو یہ روا نہیں کہ میری تقلید کرے یا مالکؒ یا اوزاعیؒ یا شافعیؒ کی نہ ثوریؒ کی نہ دوسروں کی، بلکہ سب مسلمانوں کو وہیں سے احکام اخذ کرنا ضروری ہے جہاں سے ان بزرگوں نے اخذ فرمائے ہیں“ یعنی کتاب و سنت سے۔

علیٰ بن ابی القیاس جناب امام مالکؒ سے کسی نے سوال کیا، آپ کو کونسی چیز محبوب و پسندیدہ ہے؟ امام صاحب نے جواباً فرمایا: (المجاورة بروضة رسول الله ﷺ والمدارس لحدیث رسول الله ﷺ والدفن فی بلد رسول الله ﷺ) ”رسول اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کا پڑوس اور احادیث رسول ﷺ کی تدریس اور مدینہ رسول ﷺ میں دفن ہونا“ (خطبات علامہ دین پوری ۱/ ۹۸)۔

امام شافعیؒ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین کا ہر ایسا یہ معمول رہا ہے کہ وہ ہر مسئلے کے حل کیلئے احادیث رسول ﷺ تلاش کرتے۔ جب وہ اسے نہ پاتے، تو استدلال کی کسی نوع کو اختیار کرتے۔ لیکن اس کے بعد بھی حدیث صحیح مل جاتا تو اپنے اجتہاد کو چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع کرتے۔ امام شافعیؒ کے اس ارشاد سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ فرمان رسول ﷺ کی موجودگی میں ائمہ کرام تبع تابعین عظامؒ تک تقلید شخصی یا تقلید معین کو بالکل جائز نہیں سمجھتے تھے۔ لہذا اخیر القرون کے تمام اہل اسلام کا منہج و مسلک وہی تھا جو آج اہلحدیث کا طرہ امتیاز ہے۔ اور یہی قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں اور تاریخ اسلام کے آئینے میں بالکل خالص صاف و شفاف، رسول پاک ﷺ کی تبع جماعت ہے۔

ملت اسلامیہ کی ابتدائی تربیت گاہ سر زمین مکہ اور مدینہ رسول ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کے نافذ کردہ قوانین و اصول ہر اس شخص کا نصب العین تھا، جو جامع اصول دین اور دستور حیات کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہی کو تسلیم کرتا ہو۔

ارشاد رسول ﷺ ہے (ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه) ”ابوداؤد: باب لزوم السنة ۵/ ۱۰“

”خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی چیز دی گئی ہے۔“ (یعنی سنت مطہرہ) علوم نبوت کے امین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خلیل رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا (کل امتی یدخلون الجنة إلا من أبی قالوا: یا رسول اللہ ومن یأبی؟ قال: من أطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد أبی) ”صحیح البخاری کتاب الاعتصام ۱۳/۲۶۳“ ”میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہونگے، سوائے اس شخص کے جس نے انکار کر دیا، کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون بدعت ہے جس نے انکار کیا؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کر دیا۔“ بالفاظ شاعر:

محمد کی اطاعت ہے سند آزاد ہونے کی

خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

بقول سید ابو بحر غزنوی: ”اس مسلک اہلحدیث میں اعتدال کا ایک حسن ہے، یہاں بے داغ و بے لچک توحید بھی ہے، ائمہ عظامؒ و اولیائے عظامؒ کی غایت درجہ تعظیم و تکریم بھی ہے۔ یہاں صحابہ کرامؓ سے بے پناہ محبت بھی ہے اور ساتھ ہی اہل بیت کرامؓ سے والہانہ عقیدت بھی، یہاں حدیث صحیح کو ائمہ کرامؓ کے اقوال پر ترجیح دینے کا ذوق بھی ہے اور فقہائے کرامؓ کے مساعی جمیلہ کا حسن اعتراف بھی، یہاں شریعت کے فقہی احکام کا التزام بھی ہے اور تزکیہ نفس اور روحانیت کا شغف بھی۔“ (داؤد غزنوی: ۲۱۴)

مسلک اہلحدیث تاریخ کے آئینے میں:

قرآن پاک کے الفاظ میں متعدد جگہ ”حدیث“ سے مراد اللہ پاک کا کلام اور پیغام ہے۔ خواہ وہ قرآن پاک کی صورت میں ہو یا وحی خفی کے لہلہ میں۔ اور اصولیوں کی اصطلاح میں: ”رسول اکرم ﷺ کے اقوال، افعال، اعمال، کردار و گفتار کے مجموعہ کا نام ”حدیث“ ہے۔ پس اہلحدیث کے معنی ہوئے ”براہ راست قرآن و حدیث پر عمل پیرا جماعت“۔

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اصل دین آمد کتاب اللہ معظم داشتن

اہلحدیثوں نے جس انداز پر قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کو اپنا نصب العین بنایا ہے کسی اور مکتب فکر کو اس قدر توفیق نہیں ملی ہے۔ لہذا اس جماعت کا حق بنتا ہے کہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہے۔

اصحاب رسول ﷺ میں سے تقریباً 1,40,000 خوش نصیبوں نے حجۃ الوداع میں رفاقت نبوی کا شرف

حاصل کیا ہے یہ سب بھی عامل بالحدیث تھے۔ کیونکہ صحابہ کرام بلکہ تابعین میں سے بھی کوئی مقلد نہ تھا۔ مؤذن رسول حضرت بلالؓ حبشی نے اپنے آپ کو اہلحدیث کہا ہے۔ (تاریخ بغداد: ۳/ ۲۲۷) صحابی رسول حضرت ابو سعیدؓ الخدری نے واضح الفاظ میں فرمایا: (إنکم خلفنا وأهل الحديث بعدنا) (شرف أصحاب الحديث: ۲۱) ”یعنی ہمارے بعد تم تابعین اہل حدیث ہو“ پس معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام بھی سب عامل بالحدیث تھے۔ عامر بن شراحیل الشعبی نے بذات خود پانچ سو اصحاب رسول ﷺ کو دیکھا تھا اور اڑتالیس صحابہ کرام سے احادیث رسول کی تعلیم حاصل کی تھی انہوں نے کہا: کرہ الصالحون الأولون الإکثار من الحديث ولو استقبلت من أمری ما استدبرت ما حدثت إلا بما أجمع علیه أهل الحديث) ”یعنی اپنے اساتذہ حدیث اور صحابہ کو اہل حدیث قرار دیا“ (تذکرۃ الحفاظ: ۱/ ۶۵)

حضرت سفیان ثوری نے بھی تابعین کو اہل حدیث کہا ہے۔ نیز ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اہلحدیث روئے زمین پر نگہبان ہیں (شرف أصحاب الحديث: ۴۵)

ان حقائق و شواہد کی روشنی میں واضح ہے کہ جملہ اصحاب رسول ﷺ تابعین اور ائمہ اربعہ کرام سب قرآن و حدیث پر عمل کرتے اور اپنے اپنے پیروکاروں کو بھی عمل بالقرآن والحدیث کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیریں
نہیست ممکن جز بقرآن زیریں
”وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر“

اللہ تعالیٰ خود اپنے کلام پاک کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ﴿ان هذا القرآن یهدی للتی هی اقوم ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ان لهم اجرا کبیرا﴾ (سورہ بنی اسرائیل: ۹) ”بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو بہت ٹھیک ہے (یعنی اسلام کی راہ) اور جو ایماندار لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کو آخرت میں بڑا اجر ملے گا۔“

عقیدہ اسلامیہ کے مستقل ماخذ کی حیثیت سے حدیث رسول ﷺ کی ضرورت و اہمیت قرآن پاک کی روشنی میں واضح ہے بطور مثال چند آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں: ﴿وما أرسلنا من رسول إلا لیطاع یاذن الله﴾ (النساء: ۶۴) ”ہم نے ہر رسول کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔“
در اصل اللہ کی اطاعت اسوہ رسول اللہ ﷺ پر عمل کئے بغیر ممکن نہیں۔

ارشاد الہی ہے ﴿وما ینطق عن الہوی﴾ ان هو الا وحی یوحی ﴿﴾ (سورۃ النجم: ۳، ۴) ”وہ اپنی

خواہش نفس سے کچھ بھی نہیں کہتے ان کا ہر قول و عمل آسمانی وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔“

اللہ وحدہ لا شریک اپنی با عظمت و جلالت ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے: ﴿فَلا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلُمُوا تَسْلِيمًا﴾ (سورۃ النساء: ۶۵) ”اے رسول اکرم ﷺ! آپ کے رب کی قسم یہ ہر گز مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے باہمی اختلافات میں فیصلہ کن نہ مان لیں۔ پھر آپ کے فیصلے کے متعلق کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور آپ کے فیصلے پر سر تسلیم خم نہ کر لیں۔“

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی تک محدود نہیں، بلکہ تاقیامت ہر آدمی کے مؤمن ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اسی پر ہے۔ گویا رسول ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور آپ کی سنت مطہرہ کو ہر معاملے میں اپنا حرز جان بنانا ایمان کی اہم ترین شرط ہے۔

در اصل ملت اسلامیہ کی شاہراہ پر رواں دواں رہنے کے لئے دل میں رسول ﷺ کی عظمت و عزت اور وفاداری و فداکاری کا جذبہ موجزن ہونا ضروری ہے۔ اور آپ کی سیرت طیبہ پر چلنا ہی درحقیقت مکمل اسلام و ایمان ہے۔ اہلحدیث کا یہی پختہ ایمان و عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کے احکامات کے ساتھ ساتھ فرمودات نبوی کو مشعل راہ و دستور العمل بنایا جائے۔ شاعر مشرقؒ نے کیا خوب کہا:

”مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

بالفاظ دیگر رسول اکرم ﷺ کی پاکیزہ زندگی مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور پوری دنیا کے لئے عموماً منارہ نور ہے۔ جیسا کہ فرمان الہی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الأحزاب: ۲۱) ”مسلمانو! بیشک رسول اللہ ﷺ کی ہستی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ زندگی ہے۔“

آپ ﷺ کی پوری زندگی میں قولاً فعلاً حملاً جو احادیث محدثین کرام نے اپنی گراں مایہ زندگیاں صرف کر کے جمع فرمائی ہیں، قرآن اور اس کی یہی عملی تفسیر ہمارا آئین زندگی، دستور حیات و مشعل راہ ہے۔ بلکہ دنیا و آخرت میں کامیابی، کامرانی و سرخروئی کا ضامن اور دخول جنت کا واحد ذریعہ ہے۔

ارشادات رسول اللہ ﷺ کے برعکس اپنی اپنی ذاتی آراء پر ہٹ دھرمی اور آباء و اجداد کے رسوم کی پابندی بلا شک و شبہ رسول اکرم ﷺ کی مخالفت و ادکام الہی سے سراسر بغاوت ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے رب ذوالجلال کا یہ اعلان ہے: ﴿وَمَن يَشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ